سوال

(834) حرم مکی یا مدنی میں صلوۃ التراویح بیس رکعت پڑھا جانا دلیل بن سکتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حرم مکی یا مدنی میں صلوۃ التراویح بیس رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ وہاں کے مفتی صاحب فرمارہے تھے کہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اور یہ بھی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں بیس رکعت پڑھی گئی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

'عَلَیکُم بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ المَهدِیِّینَ' (سنن ابن ماجہ، باب اِتِّبَاعِ سُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ المَهدِیِّینَ، رقم : ۴۲)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جب اصل کے اعتبار سے نمازِ تراویح فرض نہیں، تو پھر امام کے ساتھ ساری پڑھنی کیسے ضروری ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور بالخصوص عہدِ فاروقی میں بیس رکعت پڑھنا ثابت نہیں۔ البتہ مؤطا امام مالک میں بیس رکعت کے بجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گیارہ رکعت کا پڑھنا بسند صحیح ثابت ہے۔ (موطا امام مالک، مَا جَاءَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، رقم : ۳۷۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ تھا۔ نصاً ہو یا استنباطاً ان کا طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً مختلف نہ تھا۔ اس لیے بعد میں ضمیر مفرد کے ساتھ فرمادیا :

'تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ' (سنن أبی داؤد، بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ، رقم : ۴۶۰۷)

اگر صحابہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ علیحدہ علیحدہ ہوتا تو حدیث میں 'بِهِمَا' اور 'عَلَيهِمَا' تثنیہ کی ضمیر ہوتی۔ جملہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، صلوۃ التراویح علامہ البانی رحمہ اللہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ